

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ ۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم - اے
۱۸ وارث روڈ - لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ - لاہور } اسسٹنٹ

پادری ایچ - ای وائلی صاحب
ایس - ٹی - ایم - ایمپریس روڈ - لاہور } مینیجر

جملہ وخط وکتابت وترسیلِ زر بنام مینیجر صاحب نورافشاں ہونا چاہئے - تمام مضامین واشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۴۲

مسدّسِ منّت

گذشتہ سے پیوستہ

جو تو زمیں پہ باندھے بندھے آسمان پر — کھلجائے آسماں پہ جو کھولے جہان پر
ہر یقیں ہے گو کہ تمہارے گمان پر — لیکن ابھی یہ حرف نہ لاتا زبان پر
زندہ مسیح زندہ خدا کا پسر بھی ہوں
لیکن کمر کو باندھے ہوئے موت پر بھی ہوں

کشاف رازہائے خفی ابن کردگار — ہیکل سے جا رہے تھے بنی تھی جو شاندار
ثانی عمارت ایسی کہیں تھی نہ زینہار — ہے جسکے آگے آگرہ کا تاج بیوقار
سنگیں عمارتے کہ سپید عمارتش
سازد بیاض چشم سواد از اشارتش

شوکت سے اسکی شہر مقدس نے پائی شان — فردوس منزلت تھا زمیں پر یہی مکان
یہ خانۂ خدا تھا غرض زیر آسمان — شاگرد اُسے دکھا کے یہ بولے یک زبان
یہ گھر ہیں کیسے کیسے ہیں کیا کیا عمارتیں
پتھر ہیں کیسے کیسے ہیں کیا کیا عمارتیں

بولا مسیح دیکھوں وہ دن آتے ہیں قریب — آئیگی اس پہ ایک بلا دور سے مجیب
ڈھا دینگے اسکو کھود کے بنیاد سے رقیب — پتھر پہ رہنا ہوگا نہ پتھر کو بھی نصیب
پتھر وہ کون ہے جو گرایا نہ جائیگا
اس کا نشان تک بھی تو پایا نہ جائیگا

جب تھے مسیح پاک مقدس پہاڑ پر — کی عرض اُنھوں نے دیجئے آیندہ کی خبر
کب آئیگی وقوع میں باتیں یہ خاص کر — رکھتی ہے کیا نشان تری آمدِ دگر
آگاہ کیجئے تو خبردار ہم رہیں
جب ہوں بجا حواس تو ہشیار ہم رہیں

نورالہدیٰ و شمع شبستان ابتدا — جسکے قدم سے ہے شبِ ظلمت چراغ پا
بولے کہ ہوشیار خبردار دیکھنا — گمراہ کوئی تم کو بھلاوے نہ راستا
گو خود غلط ہیں تو بھی کہینگے صحیح ہیں
آئینگے میرے نام میں جھوٹے مسیح ہیں

افواہ جنگ ہی نہ فقط آئے کان میں — جنگ و جدل کا شور مچے کل جہان میں
ہو رنگ کشت وخون زمین و زمان میں — سرخاب بحر میں ہو شفق آسمان میں
گو یوں جدال خاص ہو اور جنگ عام ہو
انجام کا شروع مگر نا تمام ہو

قوموں پہ قوموں کی ہوں تبرد آزمائیاں — ہوں تُند اسپ جنگ سے گرد آزمائیاں
زخم دل و جگر میں ہوں درد آزمائیاں — بھاگے غنیم سے ہوں فورد آزمائیاں
اور بادشہ چڑھائی کریں بادشاہ پر
حملے تباہیوں کے ہوں اکثر تباہ پر

کانپے لے زمین وہ بھونچال آئینگے — طبقات ارض زیر زمیں تھرتھرائینگے
شق جابجا زمین کے سینہ میں پائینگے — ایوان سنگ وخشت کی بنیاد ہی ڈھائینگے
جو سطح مرتفع ہے وہ تب بحر ژرف ہو
پست و بلند میں یہ تبدّل شگرف ہو

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور خاک میں اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں ایوب ۴۲ : ۵و۶

مثنوی صبر ایوب

(منظومہ جناب کیدارناتھ صاحب سکینہ گھنراجپوری)

تکلیف دہ ہیں عجیب راتیں
میرے لئے یہ مہیب راتیں

لیٹوں تو کیسے شب کٹیگی
دن کب ہو یہ رات کب کٹیگی

پو پھٹنے سے پہلے تکتا ہوں میں
ہو جھٹ پٹا راہ تکتا ہوں میں

کیڑوں سے ڈھکا ہوا بدن ہے
اور خاک کا خاکی پیرہن ہے

سمٹی ہی کھال جب کہ سمٹی
گل میں ہے گل اپنا جسم گھٹی

چھپ کر مرے دن نکل گئے ہیں
گھٹے آج نہ جانوں گل گئے ہیں

اب ان کے پھر آئیگی کہاں آس
تیر آئے نہ پھر کمان کے پاس

جی میرے حساب میں ہوا ہے
یہ زیست حباب میں ہوا ہے

جب حلقوں ہی میں گئیں گڑ آنکھیں
کیا دیکھ سکیں خوشی پھر آنکھیں

جس آنکھ کی مجھ پہ اب نظر ہے
پھر تا کیگی وہ گیا کدھر ہے

آنکھیں تیری مجھ کو تاڑتی ہیں
اب کیا ہیں جموں اُکھاڑتی ہیں

ابر اُڑ کے ہوا سے گھر نہ آئے
جو قبر میں جائے پھر نہ آئے

پہچانیگا وہ نہ اپنے گھر کو
گھر بھی جانے نہ اُس بشر کو

جانکاہی کی میں مدد کرونگا
منہ آئی نہ بات رد کرونگا

تلخی میں پڑی ہے جان شیریں
نالہ کی مدد تو کیا دی تلقیں

دریا کا سمجھ کے مجھکو خاکا
کیوں چوکی بٹھائی گیا ہوں ناکا

رویا۔ تو بچھونے پر دکھائے
بستر پہ تو خواب سے ڈرائے

پھانسی پہ ہے جاں کو قوت بہتر
اس زندگی سے ہے موت بہتر

اب سوکھتا جاتا ہوں میں ایسے
سوکھے کا مرض لگا ہو جیسے

مجھ پر سے اُٹھا دو۔ ہاتھ کیوں دو
دن میرے ہوا ہیں ساتھ کیوں دو

انسان ہے کیا کہ لے بزرگی
تو دیکھے دل اسکو دے بزرگی

لینے خبر اُس کی ہر سحر آئے
اور آگ میں امتحان کے تائے

پھیریگا نہ آنکھ مجھ سے کب تک
ہو چشم امید تجھ سے کب تک

ہو سوکھ کے تالو کیوں نہ دو نوک
فرصت مجھے دے نگل لوں میں تھوک

اے آدمی زاد کے نگہباں
میں کیا کروں ہوں گنہ سے حیراں

آپ اپنے کو بوجھ ہر طرف ہوں
کیوں تیرے خدنگ کا ہدف ہوں

سرتا نہیں کیوں معاف مجھ کو
اور میری بدی سے صاف مجھ کو

میں شام اجل میں سو رہونگا
ڈھونڈیگا سحر کو میں نہ ہونگا

بِلدد سوخی کا اعتراض

ایوب کا دوست تھا جو سوخی
اب اُسکی طبع کی دیکھو شوخی

بولا میں جانتا ہوں گھاتیں
کب تک بک بک یہ تا کے باتیں

باتوں میں تری ہے زور ایسا
ان آندھیوں میں ہو شور جیسا

منصف ہے خدا نہ پلٹے انصاف
ان صاف کلاموں میں ہے کیا لاف

جو غلہ کی طرح سب کو پھٹکے
وہ عدل کی راہ سے نہ بھٹکے

بچوں نے ترے گنہ کیا ہے
تب اُس نے انہیں تبہ کیا ہے

ڈھونڈے جو خدا کو تو سویرے
طالع ہو وہ تجھ پہ منہ اندھیرے

بیدار ہو تیرے دل کی پاکی
کھل جائیگی آنکھ بھی خدا کی

گھر ہو گر خانۂ صداقت
ہو گا کاشانۂ صداقت

آغاز ہو تیرا گو کہ کوتاہ
انجام بڑا ہو حسب دلخواہ

اگلوں سے یہ پوچھئے فسانہ
اب کا نہیں وقت وہ زمانہ

کیا جانیں ہیں کل کے آدمی ہم
پوری کریں کیسے وہ کمی ہم

انسان کا ہے دن زمیں پہ سایہ
اب ہے کہیں تب کہیں یہ سایہ

پوچھ اگلوں سے تو بتائینگے وہ
سیکھ اُن سے تجھے سکھائینگے وہ

یہ بات جمائے دل میں پہلے
پروئی نہ جمے بغیر چہلے

پانی نہ گھٹے۔ بڑھیگا نرکٹ
اُترے نہ یہ تو چڑھیگا نرکٹ

گو رہتا ہے سبز و تر ہمیشہ
حالت نہیں یہ مگر ہمیشہ

پودے جو ہیں اور اُنکی نسبت
یہ سوکھ بھی جاتا ہے بعجلت

راہ اُنکی (جو ہیں خدا فراموش)
بس ہے یہی یاد کر نہ کھو ہوش

امید شکستہ ہیں ریاکار
پنپے نہ جڑ انکی کٹ کے زنہار





نور افشاں

مطبوعہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء

یادِ رفتگان

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب مرحوم ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی

اس عالم حادثات میں ہر ابتدا کی انتہا اور ہر آغاز کا انجام ہے۔ ندیوں سے درخت اُگتے بڑھتے پھلتے پھولتے اور مقصدِ ہستی کو پورا کر کے پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ گویا کبھی تھے ہی نہیں لیکن وہ معدوم و مفقود نہیں ہوتے بلکہ اپنے مخرج و منبع میں پھر جا ملتے ہیں۔

سطح بحر سے تبخیر ہوتی ہے۔ ابر و باراں اور برف و ژالہ سے ندی نالے اور بڑے بڑے دریا جاری ہوتے ہیں جنکی طغیانی کے سامنے موالیدِ ثلاثہ میں سے کسی کو قیام نہیں ہوتا۔ طوفانِ باد و تلاطمِ امواج سے وحوش و طیور اور حیوان و انسان پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے مگر یہ بھی عارضی حالت ہے۔ طوفانِ باد موقوف ہو جاتا ہے۔ تلاطمِ امواج تھم جاتا ہے سب ندی نالوں اور دریاؤں کا پانی پھر اپنے منبع و سرچشمہ میں جا ملتا ہے لیکن اس سے پیشتر ابر و برف و باراں سے جو مقصد تھا وہ پورا ہو جاتا ہے کیونکہ قادرِ مطلق خالقِ کون و مکان کا کوئی فعل عبث اور خالی از حکمت نہیں۔ کوہ و صحرا سبز پوش اور نونہالانِ چمن کلاہ ہائے شگوفہ و تاجہائے گل سے مزین و آراستہ ہو جاتے ہیں

اسی طرح اشرف المخلوقات حضرت انسان کی آمد و رفت ازبس عجیب و غریب ہے۔ بمصداق

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت
رفت و منزل بدیگرے پرداخت

جو آتا ہے اپنے ایامِ مقررہ میں بشرطیکہ طالبِ رضائے حق ہو طرح طرح کی تدابیر و تجاویز اور دعا و مناجات سے اپنے خالق کے حضور اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر کے اپنے مرجع و مآب کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

وقتِ بازگشت کے بارہ میں انسان مختار نہیں۔ بعض بچپن ہی میں چلے جاتے ہیں۔ بعض جوانی میں اور بعض کو پیری تک توقف و خدمت کی مہلت ملتی ہے لیکن دیر یا زود ہر ایک کو جانا ضرور پڑتا ہے۔

ہر کہ آمد در جہانِ پُر ز شور
عاقبت میبایدش رفتن بگور

مبارک ہے وہ جنکی زندگی اُن کے بھیجنے والے کی رضا کے مطابق بسر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خداوند ذوالجلال کے حضور ابدالآباد تک ستاروں کی مانند چمکینگے اور اُن کا نیک نمونہ اوروں کی ہدایت و رہبری کا وسیلہ ٹھہریگا۔

گذشتہ چند سال میں ہمارے بہت سے عزیز و بزرگ ہمارے دیکھتے دیکھتے اپنی اس زندگی کے دور کو ختم کر کے ابدی آرام و آسمانی شادمانی میں داخل ہو چکے ہیں ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے لیکن چونکہ ہم اُن کی پاک زندگی سے واقف ہیں اسلئے ہم کو یقین کامل ہے کہ وہ خوشحال اور ابدی جلال میں شامل ہیں

۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو ہمارے نہایت بزرگ و محترم جناب **ڈاکٹر ای۔ ایم۔ ویری** صاحب نے اپنے وطن مالوف امریکہ میں اپنی زمینی زندگی کے دور کو پورا کیا۔ ۱۹۲۳ء میں مسز ویری صاحبہ انتقال فرما چکی تھیں ہم دونوں کی مسیحی زندگی کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں

ڈاکٹر ویری مرحوم ۱۸۶۷ء میں امریکہ سے تشریف لائے۔ اُن ایام کی جہاز رانی میں زمانہ حال کی سی تیز رفتاری نہ تھی چنانچہ آپ کا جہاز پانچ مہینے اور دو روز کے بعد کلکتہ پہنچا۔

۲۰ مارچ ۱۸۶۸ء کو آپ کلکتہ پہنچے۔ وہاں سے سیدھے راولپنڈی آئے۔ وہاں پر کچھ عرصہ تک ایک سکول کے پرنسپل رہے۔ بعد ازاں سہارنپور کے مدرسہ علمِ الٰہی میں تعلیم دیتے رہے۔ لیکن آپ کی مبارک زندگی کا زیادہ حصہ لودیانہ میں بسر ہوا۔ لودیانہ مشن کا چھاپہ خانہ آپ کے زیر اہتمام رہا اور آپ کی سعی و کوشش سے کتبِ دین کی طباعت و اشاعت میں بڑی ترقی ہوئی۔ آپ نے خود چار جلدوں میں تفسیر قرآن لکھی گنجینۂ اسلام لکھا۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے رسالے تصنیف فرمائے۔ آپ آخری ایام میں وصال سے پہلے امریکین مشنِ ہندوستان کی تواریخ نہایت شرح و بسط سے تصنیف فرمائی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے سینکڑوں کتابوں اور رسالوں کا اردو میں ترجمہ کروایا اور اُن کی اشاعت سے بے شمار باشندگانِ ہند کو فائدہ پہنچایا۔ علاوہ بریں آپ نے اخبار **نور افشاں** جاری کیا اور بڑی کوشش و جانفشانی سے جاری رکھا۔ آپ خود عرصہ دراز تک ایڈیٹر رہے اور آپ کی خدمت ہر طرح سے قابلِ تعریف اور بارآور ثابت ہوئی۔

اب تک ہم نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کی مبارک زندگی کے ظاہری پہلو کا مختصر ذکر کیا ہے۔ آپ کی زندگی کا دوسرا پہلو ازبس دلآویز تھا۔ آپ فی الحقیقت جامعِ اوصافِ حمیدہ و خصائلِ پسندیدہ تھے۔ آپکا ہر کہ و مہ سے دوستانہ و مشفقانہ سلوک تھا۔ آپ غربا و غربا کے حامی اور محتاج و نادار کے مددگار تھے۔ اپنے ماتحتوں پر مہربان تھے اور رنج و غم میں ہمیشہ ہمدرد و غمخوار تھے۔ سہو و خطا کو معاف فرما کر پند و نصائح سے مستفید کرتے تھے۔ آپ جسمانی طور پر بھی قد آور و خوبصورت تھے۔ ہمیشہ خوش و خرم نظر آتے تھے اور آپ کی صحبت نہایت فرحت زا و راحت افزا تھی۔ جو شخص آپ سے ملاقات کرتا فیضیاب ہوتا تھا۔ آپ کے وسیلہ سے بہتوں نے خداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا اور بت پرستی و باطل پرستی سے رہائی پائی۔ آپ اپنے کام و کلام میں مقبولِ عام تھے اور ایامِ پیری میں بھی آپ کی جوانہمتی قابلِ نمونہ تھی۔

جناب ڈاکٹر صاحب مرحوم کا علم و فضل تمام

خشنزی حلقوں میں مسلمہ تھا لیکن آپ کبھی اس کا اظہار نہ کرتے تھے اور نہ آپ کو اس پر فخر تھا بلکہ نہایت حلم و انکسار کے ساتھ اپنی خدا داد لیاقت و استعداد کو اُس کے جلال کے لئے صرف کرتے تھے۔

مبارک ہیں وہ مُردے جو خداوند میں مرتے ہیں۔ وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں ڈاکٹر وہیری صاحب اگرچہ جسمانی طور پر ہم سے جدا ہو گئے ہیں لیکن روحانی معنوں میں اپنے کام کے نتائج و تاثیرات سے زندہ اور ہمارے ساتھ ہیں ہم اُن کی بابرکت و پرثمر زندگی کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم اُن کی اولاد احفاد کو صبر جمیل اور ہم سب کو اُن کی تقلید کی توفیق بخشے۔ آمین رب العلمین۔

طوفان اور بھونچال

اس سال دنیا کے مختلف حصوں میں کثرت سے طوفان اور بھونچال آئے ہیں جس طرح دنیا کی تمام قوموں میں کسی نہ کسی سبب سے بے چینی اور بیقراری پھیل رہی ہے۔ اس طرح سے مادی دنیا میں بھی بے چینی اور بیقراری نظر آ رہی ہے۔ ہر ہفتہ دنیا کے کسی نہ کسی حصے سے طوفان یا بھونچال کی خبریں آ رہی ہیں جنکو پڑھکر لاپرواہ سے لاپرواہ آدمی بھی گھبرا اُٹھتا ہے۔ سمجھدار آدمی جو ان حالات کو پڑھتے ہیں محسوس کرتے ہیں کہ یہ سب واقعات کسی خاص آنے والے بڑے واقعہ کیطرف لیجا رہے ہیں۔ اسمیں شبہ نہیں کہ دنیا پرآنیوالی باتوں کے خیال سے پڑھنے والوں کے دل کانپ اُٹھتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ وہ اُس بڑے واقعہ یعنے خداوند کے آنے کے متعلق بالکل لاپروا اور غافل ہیں۔

ساتھ ہی ہم موسموں میں بھی سال بسال عجیب قسم کی تبدیلیاں دیکھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ یہ تبدیلیاں بھی اس بہت بڑی اور عجیب قسم کی تبدیلیوں کا پیش خیمہ ہیں۔ ہماری رائے ناقص میں یہ تمام حالات خداوند کے پھر آنے کی صاف و صریح علامتیں ہیں اور انکو دیکھکر ہمیں جاگنا اور ہوشیار ہونا چاہئے۔

ہماری بابت خدا کی فکر و اندیشے

۵ اگست ۱۹۲۶ء کے نور افشاں میں عنوان بالا کی ذیل میں یہ بات دکھائی گئی تھی کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے وہ بنی نوع انسان کے ہر فرد کی بابت اور مجموعی طور سے کل بنی آدم کی نسبت کچھ اندیشے رکھتا ہے۔ اس کا بنی آدم کی بابت فکر و اندیشے رکھنا اور اس سے الفت و نفرت کے جذبات رکھنا۔ اُس کی مقدس ذات کے لئے نہ صرف کوئی عیب نہیں بلکہ اس کا اعلیٰ وصف ہے۔ آج ہم یہ بات تبلانا چاہتے ہیں کہ کل بنی آدم کی بابت اور ہر ایک بشر کی نسبت خدا کی فکریں اور اس کے اندیشے کثیر اور ہمارے شمار سے باہر ہیں۔ انسان کے حق میں اُسکی تدبیریں حساب سے باہر تبلائی گئی ہیں مثلاً کلام میں آیا ہے۔

"اے خداوند میرے خدا تیری عجائب قدرتیں جو تونے کر دکھائیں بہت سی ہیں اور تیری تدبیریں جو ہمارے لئے ہیں ممکن نہیں کہ تیرے حضور ترتیب کے ساتھ گنی جائیں۔ میں انہیں کھول کے تیرے آگے بیان کرتا لیکن وہ تو شمار سے باہر ہیں" زبور ۴۰: ۵ پھر لکھا ہے کہ

اے خداوند تیرے کام کیا ہی عظیم ہیں تیرے منصوبے نہایت عمیق ہیں۔ زبور ۹۲: ۵ - پھر لکھا ہے

اے خداوند تیرے اندیشے میرے حق میں کیا ہی قیمتی ہیں۔ انکی کل جمع کیا ہی بڑی ہے۔ میں انہیں کیا گنوں وہ تو شمار میں ریت سے زیادہ ہیں زبور ۱۳۹: ۱۷-۱۸

آیات مافوق میں خدا کے کام شمار سے باہر تبلائے جاتے ہیں۔ خدا کی قدرتیں شمار سے قرار دی گئی ہیں خدا کے کاموں اور قدرتوں کے ساتھ اُسکی تدبیریں بھی شمار سے باہر قرار دی جا رہی ہیں۔ ان تمام امور کے ساتھ انسان کے متعلق خدا کے اندیشے بھی شمار میں نہیں لائے گئے ہیں۔ جس کے ساتھ ہی ان کے قیمتی ہونے کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ ان تمام باتوں پر اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ ان تمام امور میں مبالغہ کو دخل نہیں ہے۔ تمام بیان حقیقت و اصلیت کا اظہار ہے جس زمانہ میں زبور نویس کلام مافوق لکھتا ہے اس زمانہ میں زمانہ حال کی سائنس کا وجود نابود تھا۔ خوردبین اور دوربین کی ہستی اور ان کا مکاشفہ کالعدم تھا۔ قوانین قدرت کا اور نیچر کی طاقتوں کا کسی کے ذہن میں خیال تک نہ تھا۔ آسمانی خلأ اور اجرام فلکی کی کسی نے تحقیق و تفتیش نہ کی تھی لیکن اس پر بھی اسرائیل کے چرواہے کی چشم بصیرت میں خدا کے کام اور اسکی قدرتیں لامحدود اور بے شمار نظر آتی ہیں۔ اس کے علم کی کائنات کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاتی ہے۔ اسکی عظمت و گہرائی کا۔ اسکی عجیب وغریب ساخت و ترتیب کا نہایت سچائی کے ساتھ اظہار کیا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ چڑھ کر مخلوقات کی بابت خالق حقیقی و تحقیقی کے بے شمار اندیشوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

وہ لوگ جو رصدگاہوں میں دوربین کے عجائب وغرائب دیکھتے رہے ہیں جنہوں نے آج تک آسمانی خلاء کے چپہ چپہ کی پیمائش کی ہے۔ وہ لوگ جو خوردبین کے ساتھ زمین کی ادنےٰ سے ادنےٰ چیز کی ساخت کے عجائب وغرائب دیکھتے آئے ہیں وہ آج زبور نویس کے مقابل کھڑے ہو کر کہہ سکتے ہیں کہ کائنات اور اُس کے اسباب کی جو وسعت زبور نویس نے بیان فرمائی ہے اُس میں اُنہوں نے اپنی معلومات سے کس قدر اضافہ کیا ہے؟ کیا وہ سب کے سب اپنی جدید معلومات کے موافق وہی کچھ نہیں کہہ رہے جو آج سے ہزاروں برس پیشتر زبور نویس لکھ گیا تھا؟ کیا زمانہ حال کے علماء کا یہی فیصلہ نہیں ہے کہ خلاء اور خدا کے کام لامحدود ہیں اور اسکی قدرتیں شمار سے باہر ہیں؟

(باقی آئندہ)



جاپان میں ایک کوہ آتش فشاں پھٹ گیا

ٹوکیو ۱۲ اکتوبر - کوہ آتش فشاں "الیٹیا" زبردست دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا - اس میں کثرت دھواں خارج ہو رہا ہے اور دیہات میں سفید راکھ پھیل گئی ہے کاشتکار چھتری لگا کر کام کر رہے ہیں تاکہ اس سفید راکھ سے بچ سکیں - جو کوہ آتش فشاں سے ستر ستر میل کے فاصلہ پر گر رہی ہے -

ایک بچہ کو کوئیں میں پھینکنے کا مقدمہ

لاہور ۱۳ اکتوبر - مسٹر پی - ایل چند و لعل مجسٹریٹ درجہ اول نے لابھ سنگھ ملزم کو جسکے خلاف ایک سالہ بچہ کو مزنگ کی پچھلی طرف سے قبرستان کے کوئیں میں پھینکنے اور اس طرح ہلاک کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ چل رہا تھا سشن سپرد کر دیا گیا -

لائٹ کے مدیر ناشر اور طابع پر فرد جرم لگائی گئی

لاہور ۱۴ اکتوبر - مسٹر لنکن ڈیسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مرزا محمد یعقوب خاں، سلامت خاں اور معراج الدین ایڈیٹر پبلشر اور پرنٹر اخبار لائٹ کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) میں مختلف مضامین لکھنے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا ہے - اس میں ہر سہ ملزمان پر فرد جرم لگا دی ہے -

ملزم مصری سشن سپرد کر دیا گیا

لاہور ۱۴ اکتوبر - آج مسٹر فیلیوس سٹی مجسٹریٹ نے ایک ملزم مسمی مصری کو جسکے خلاف فسادات کے دوران میں موچی دروازہ کے باہر بھنڈا سنگھ کو قتل کرنے کا الزام تھا سشن سپرد کر دیا گیا ہے -

ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کی سن شادی کی تعیین

پونا ۱۲ اکتوبر - مسٹر جے رام داس دولت رام مجلس وضع آئین و قوانین بمبئی میں ہندوؤں کی شادی کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کرنے والے ہیں - جسکا نفاذ گورنر جنرل کی منظوری کے اعلان کے ۳۰ روز بعد صوبہ بمبئی میں کیا جائیگا لیکن عدن میں اس کا نفاذ نہ ہوگا - اس مسودہ قانون کا مقصد یہ ہے کہ ہندو لڑکوں کا سن شادی ۱۶ سال اور ہندو لڑکیوں کا سن شادی ۱۳ سال مقرر کیا جائے اور اس سے کم عمر کی شادی میں اعانت کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی - اگر اس سے کم عمر میں شادی ہوگی تو مجرموں کو مخصوص سزا دی جائیگی اور شادی منسوخ نہیں ہوگی کیونکہ جب ایک دفعہ شادی ہو جائے وہ ہندو دھرم میں منسوخ نہیں ہو سکتی -

مسلمانان مدراس کی افسوسناک خانہ جنگی

مدراس ۱۲ اکتوبر - گذشتہ شب ایک مسجد میں مسلمانوں کے دو فرقوں کے مابین فساد ہو گیا - عین موقع صاحب ڈپٹی کمشنر پولیس اور پولیس کا ایک مضبوط دستہ پہنچ گیا اور جھگڑا فساد ختم ہو گیا ورنہ شہر میں بلوہ ہو جانے کا احتمال تھا - طرفین سے متعدد مسلمان مجروح ہوئے -

معلوم ہؤا ہے کہ مہاراجہ کشمیر نے اپنی ریاست میں ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکیوں اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکوں کی شادی قانوناً ممنوع قرار دی ہے -

ایک مصری اخبار نویس جو نجد کی سیاحت کر چکا ہے لکھتا ہے کہ ڈاڑھی کو نجد میں جو عزت حاصل ہے وہ کسی چیز کو بھی نہیں ہے - داڑھی منڈوانے والے کو قریب قریب کافر سمجھتے ہیں - یہ عجب بات ہے کہ مصری ڈاڑھی کو یہودیت کی علامت سمجھتے ہیں اور نجدی اسلام کی - دو اسلامی قوموں کا یہ اختلاف ذوق یقیناً حیرت انگیز ہے -

ایک مسلمان لڑکے کی بے نظیر جرأت

بسی ریاست پٹیالہ کے ایک دس سالہ لڑکے فضل نعیم ولد فضل حسیم مرحوم نے حال ہی میں شجاعت اور سچی مردانگی کا ایک ایسا کارنامہ پیش کیا ہے جو ہمدردانِ نوع انسان کی شاہی انجمن کی توجہ کے قابل ہے

چند روز کا ذکر ہے کہ اس کا چھوٹا بھائی کہیں کھیلتا کھیلتا کوئیں میں گر پڑا - اتفاق سے ایک مضبوط اور موٹا سا رسا کوئیں میں لٹک رہا تھا فضل نعیم نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ رسے کے ذریعہ کوئیں میں اُتر پڑا - ابھی اس کے چھوٹے بھائی نے ایک ہی غوطہ کھایا تھا کہ اس نے سطح آب پر پہنچکر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسے پانی سے باہر نکال لیا -

اتنے میں چند اور اشخاص کوئیں پر جمع ہو گئے اور انہیں باہر نکالنے کی فکر کرنے لگے - یہ لوگ گھبرائے ہوئے سے تھے لیکن فضل نعیم نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ میں اپنے بھائی کو ہرگز نہ چھوڑونگا - تم اطمینان سے کام کرو اس نے ایک ہاتھ سے رسا تھامے رکھا اور دوسرے سے بھائی کو سنبھالے رہا - حالانکہ جلدی میں رسے سے اُترتے وقت اس کے ہاتھ چھل گئے تھے - نصف گھنٹہ کے بعد دونوں کو باہر نکالا گیا -

فضل نعیم تیرنا نہیں جانتا تھا اسلئے اُسکی جرأت و ہمت ایسی شجاعت و جوانمردی ہے جسکی داد دینی چاہئے

(زمیندار)

اتحاد ہندو مسلم کے لئے اپیل

مدراس ۱۷ اکتوبر - مسٹر سری نواس آئنگر صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک اپیل شائع کیا ہے جس کے دوران میں آپ نے کہا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین کشیدگی بدستور جاری ہے بلکہ پنجاب اور دیگر مقامات پر فرقہ وار جرائم ترقی پذیر ہیں - اسلئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ایک بار پھر کوشش سے کوئی ایسا اصول دریافت کیا جائے جس پر مستقل طور پر مفاہمت کی جا سکے - مجلس کانگرس کا فرض ہے کہ وہ اتحاد و مصالحت کی راہیں تلاش کرے اور ملک میں امن و اعتماد کی فضا پیدا کرنے کے لئے انتہائی کوشش کرے اور اگر ممکن ہو تو تمام مختلف فیہ مسائل کو قطعی طور پر حل کر دے - کانگرس کو اپنے آئندہ اجلاس مدراس میں سوراج کا نظام ترکیبی مرتب کرنا چاہئے - اس لئے کہ سوراج کا حاصل ہونا تمام تر ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد پر منحصر ہے

قیصر جرمنی کی بہن

لندن ۱۷ اکتوبر - برلن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ سابق قیصر جرمنی نے اپنی بہن شاہزادی وکٹوریہ شام برگ کو جو ایک دولتمند بیوہ ہے اور جسکی عمر ۶۰ سال ہے سوبزنامی ایک روسی عورت سے شادی کرنے کی اجازت

دے دی ہے جبکی عمر ۲۰ سال ہے۔ سو یو کچھ عرصے سے برلن میں تلاش کرتا رہا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سو یو ایک ٹھگ اور بعض لوگوں کی رائے ہے کہ سو یو ایک ٹھگ ہے اور بعض لوگوں کی رائے ہے کہ وہ خوبصورت ہے اور بہترین سوسائٹی میں رہنے کا عادی ہے۔

رائٹر کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ امریکہ کی مزدور کانفرنس نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اہل ایشیا کو ولایات متحدہ امریکہ سے نکال دینا چاہیے

الہ آباد کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ پولیس نے چھتر پال سنگھ کے کچھ اور ساتھیوں کو الہ آباد اور فتح پور میں گرفتار کیا ہے اور بہت سا مال بھی جو مختلف ڈکیتیوں میں اُڑا لیا گیا تھا پولیس کو دستیاب ہو گیا ہے۔

فلسطین کے مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد و اعانت کے لئے حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ دو تین ماہ تک ہر ملازم حکومت ایک دن کی تنخواہ وصول کیا کرے۔

(زمیندار)

جرمنی میں اسی ہزار مزدوروں کی ہڑتال

برلن ۱۷ اکتوبر۔ جرمنی کوئلہ کی کان کے اسی ہزار مزدور کام چھوڑنے والے ہیں۔ مزدوروں کو مزدوری گھٹنے کی شکایت ہے۔ اگر ہڑتال نے طول کھینچا تو برلن اور دیگر بڑے بڑے مقامات پر بہم رسانی برق میں مشکلات پیدا ہو جائینگی۔

دیسی طالب علم غور سے پڑھیں

لندن ۵ اکتوبر۔ آکسفورڈ کے ایک حجام کو مقامی کالج کے طالب علم کا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں طالب علم موصوف نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں ہر ہفتہ کے روز خط بنانے اور بال کاٹنے کا کام کرنے پر تیار ہوں۔ طالب علم نے اپنی درخواست میں ظاہر کیا ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہونے سے قبل میں بھی بال کاٹنے کا کام کرتا تھا اور اس کام میں ماہر سمجھا جاتا تھا۔ طالب علم مذکور نے اپنی آمدنی بڑھانے کی خاطر یہ درخواست کی ہے۔

(ریاست)

لاہور کی ایک قابل خاتون

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ لندن کا ایک بحری پیغام یہ مژدہ سناتا ہے کہ اڈنبرو یونیورسٹی نے مس جمیلہ سراج الدین کو جو فورمین کرسچین کالج لاہور کے پروفیسر آر سراج الدین کی قابل و لائق دختر نیک اختر ہیں ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری عطا کی ہے۔ اقتصادیات میں پنجاب یونیورسٹی کا ایم۔ اے پاس کر کے مس سراج الدین ۱۹۲۳ء میں شاہی طالبۂ علم کی حیثیت سے یورپ کو روانہ ہوئی تھیں ۱۹۲۵ء میں انہوں نے لندن یونیورسٹی کا ٹیچرز ڈپلومہ کا امتحان پاس کیا پھر وہ نومبر ۱۹۲۵ء میں اقتصادیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری حاصل کرنے کی غرض سے ریسرچ سکالر کی حیثیت سے اڈنبرو یونیورسٹی میں شامل ہو گئیں۔ "سکاٹ لینڈ میں اونی صنعت" اُن کا مضمون خاص تھا۔ تحقیقاتی کام کے سلسلہ میں مس موصوفہ نے برطانیہ عظمٰی میں خانگی دستکاری کی صنعتوں کے کثیر التعداد مراکز کا دورہ کیا اور آئرلینڈ میں اور شٹلینڈ کے دور افتادہ جزائر اور کنیز اور ہیبرائڈز میں کچھ عرصہ صرف کیا۔ چھ ہفتے گذرے حکومت پنجاب نے ہائی کمشنر ہند محکمہ فنون کی معرفت اُن کو بحری پیغام ارسال کیا ہے جس میں اُن کو مستورات کے لئے پنجاب کی پہلی صنعتی معلمہ (انسپکٹرس) مقرر کیا گیا۔ مسٹر چیٹرجی اور ان کی بیگم صاحبہ لیڈی چیٹرجی اور ان کے محکمہ کے افسروں نے جن کی زیر ہدایت مس موصوفہ نے اپنا کام انجام دیا ہے اُن کے کام کی بڑی تعریف کی ہے۔ حکومت پنجاب کی تجویز پر اب وہ یورپ میں خانگی معاملات کی تعلیم دینے والی متعدد بڑی بڑی درسگاہوں کا دورہ کر رہی ہیں اُنہوں نے واپسی کا ٹکٹ لے لیا ہوا ہے اور وہ ۴ نومبر کو مارسیلز سے روانہ ہونگی۔ ان کا جہاز ۱۸ نومبر کی صبح کو بمبئی میں پہنچیگا۔ ایک عظیم الشان یونیورسٹی سے دو سال کے مطالعہ کے بعد ڈاکٹری کی ڈگری پانا کوئی آسان کام نہیں۔ اس لئے مس موصوفہ کی اس عظیم الشان کامیابی کے باعث اُن کی واپسی ہندوستان پر اُن کو پرجوش مبارکبادیاں دی جائینگی۔

(سیاست)

چھوت چھات اور سوامی دیانند

۱۸۷۹ء میں جب سوامی دیانند جی فرخ آباد گئے تو اُن سے سوال کیا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ کھانا پینا خلاف مذہب سمجھتے ہیں۔ اس کا مفصلہ ذیل جواب سوامی جی نے دیا۔

"آریہ دھرم وہی ہے جو ویدوں میں ہے۔ لوگ اپنی مورکھتا کے کارن (جہالت کے سبب) چھوت چھات میں دھرم سمجھے بیٹھے ہیں۔ چھوت چھات ایک سوشل رسم ہے جس کا مذہب کے ساتھ کوئی سمبندھ (تعلق) نہیں"۔

(پرکاش رشی نمبر لاہور ۱۹۱۴ء)

سوامی جی کے ان الفاظ سے جہاں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ چھوت چھات کا ویدک دھرم میں کوئی ذکر نہیں بلکہ یہ ایک جلب منفعت کا ذریعہ ہے۔ وہاں یہ بھی واضح ہو گئی کہ سوامی جی نزدیک یہ جہالت کی بات ہے اور جبکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ جہالت کی باتیں صرف جاہل ہی کیا کرتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آریہ سماج ہمیشہ اس جہالت میں ہی مبتلا رہیگی یا اس گیان اور معرفت سے مستفید ہوگی جو سوامی جی کے ذریعہ اُن کو پہنچا ہے اگر آریہ سماج سوامی جی کی تعلیم پر عمل نہیں کرتی تو ان کو بڑے خطاب دینے سے کیا فائدہ ہے۔ (الفضل)

جعلی خان بہادر کو سزائے جرمانہ

بیلی ۱۴ اکتوبر۔ غلام حسین الہٰی بخش نامی ایک شخص نے اپنے تئیں خان بہادر اور انعام دار ظاہر کیا اور اعلان کیا کہ میں سات ہزار ایکڑ اراضی کا مالک اور انجینیر ہوں۔ اس نے ٹوڈ گری میں ایک بھرتی کا دفتر کھولا اور احمد آباد کے کارخانوں کے نام سے مزدور اور کاریگر بھرتی کرنے لگا جس شخص کو وہ بھرتی کرتا تھا اُس سے کچھ نہ کچھ نقد بطور ضمانت وصول کر لیتا۔ وہ بیس آدمی اپنے ہمراہ احمد آباد لے گیا لیکن وہاں جا کر انہیں بے پناہ چھوڑ دیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا اور عدالت نے اُسے ساڑھے تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ عدم ادائیگی کی صورت میں اُسے چھ ماہ قید سخت کاٹنی پڑیگی۔ (ریاست)



دُعا

(۱) **دعا کی ضرورت**۔ کلام مقدس میں بار بار دعا کی بابت ذکر آیا ہے اور معلوم کیا ہے کہ دعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے باعث ہماری روحانی زندگی میں اور معاملات روحانی اور دنیوی میں زیادہ ترقی ہو سکتی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اس بات کو اپنے ناظرین پر ظاہر کریں۔ کہ دعا ہر ایک کی زندگی میں بڑی ضروری اور لازمی ہے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کب سے انسان دعا کا حاجت مند ہوا؟ ہم کلام مقدس میں سے اس بات کو دیکھیں۔ پیدایش ۴: ۲۶۔ لوگوں نے یہوواہ کا نام لیا کلام میں اس سے پیشتر دعا کا ذکر کہیں نہیں آیا جس سے ہر سمجھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے گرنے کے بعد انسان محتاج ہو گیا اسی لئے اُسکو دعا کی ضرورت ہوئی۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اس سے پیشتر دعا کی بالکل ضرورت ہی نہ تھی بلکہ آدم کے گرنے سے پیشتر بھی اسکو خدا کی عزت اور تمجید کرنا ضروری تھا یعنی عزت اور تمجید کرنا گناہ کرنے سے پیشتر بھی انسان کے لئے ضروری تھا۔ یہ بھی ایک قسم کی دعا تھی لیکن اسبابات کو خدا کی تعریف میں لے سکتے ہیں۔ جیسا کہ مکاشفہ ۴: ۱۱ میں آیا ہو۔ اے ہمارے خداوند اور خدا تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے کیونکہ تو ہی نے ساری چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں لیکن گناہ جب دنیا میں آگیا تو آہ زاری کی ضرورت بھی محسوس ہوئی اور بغیر دعا کے نہ ہو سکتی تھی میکاہ ۳: ۴۔ تب وہ خداوند کو پکارینگے پر وہ اُن کی نہ سنیگا۔ ہاں وہ اس وقت اُن سے اپنا منہ پوشیدہ کریگا اس لئے کہ انہوں نے بُرے عمل کئے۔ جب تک گناہ کا اقرار نہ ہو دعا مانگ نہیں سکتے۔ اس سے گنہگار کے لئے یہوواہ کا نام لینا ضروری ہے

(۲) **دعا کیوں کریں**۔ دُعا۔ استبازی کی ہوا ہے جسمانی زندگی میں اگر انسان کو پانچ منٹ تک ہوا نہ ملے تو مر جائے۔ اسکی جسمانی صحت بغیر تازہ ہوا خراب ہو جاویگی۔ انسان کو ہوا کی ہر وقت ضرورت ہے۔ نہ صرف انسان کو خوراک اور پانی کی ضرورت ہے بلکہ ہوا ان دونوں سے زیادہ ضروری ہے۔ جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے تازہ ہوا کے لئے مقررہ وقت ہیں۔ مثلاً سویرے ہی عموماً لوگ تازہ ہوا لینے کی خاطر روزانہ سیر کرتے ہیں۔ تازہ ہوا میں وہ اپنے پھیپھڑوں سے گندے سانس نکالتے ہیں اور اُن کی بجائے تازہ بھرتے ہیں کہ جسمانی صحت اعلےٰ رہے۔ خوراک کا مزا آئے اسی طرح ہم مسیحیوں کے لئے لازمی ہے کہ ہر صبح کو دعا کریں اور جس طرح جسمانی زندگی کے لئے گندے سانس کی بجائے تازہ ہوا بھرنے کی ضرورت ہے اسی طرح دعا سے ہر صبح خداوند سے ملاقات ہوتی ہے اور گناہ دُور ہوتے ہیں اور پاک روح اُسکی جگہ داخل ہوتی ہے جو پاکیزگی کو پیدا کرتی ہے اسلئے ہر مسیحی کا فرض ہے کہ روحانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہر روز سویرے دعا کرے۔ کلام مقدس میں ہم خدا کے برگزیدوں کی بابت پڑھتے ہیں کہ وہ اپنے مقررہ وقت پر دعا کیا کرتے تھے۔ مثال دانیل نبی کی زندگی سے دیکھتے ہیں لیکن جس طرح ہوا کی ہم کو ہر وقت ضرورت ہے ہر جگہ سانس ہی لیتے رہتے ہیں اسی طرح دعا بھی صرف مقررہ وقت پر ہی نہیں بلکہ ہر وقت ہر کام میں دعا کیا کریں۔ جیسا کہ نحمیاہ نبی کی زندگی سے ظاہر ہے کہ وہ کام کرتے وقت بھی دعا کیا کرتا تھا پس ثابت ہوا کہ مقررہ وقت پر بھی اور دنیوی کاموں میں بھی دعا کرنی چاہئے جب مستورات گھروں میں صفائی کرتی ہوں تو اُن کو اس وقت کہنا چاہئے کہ اسی طرح اے خداوند ہمارے دلوں کو صاف کر۔ جب غسل کرتے ہیں جسم کو صاف کرتے ہیں اس وقت دلوں کی صفائی کا خیال کریں۔ معلم تعلیم دیتے وقت جس طرح چاہتے ہیں کہ جو پڑھاویں طلباء کو حفظ ہو جاوے اسی طرح خداوند سے اُس وقت پاک روح طلب کریں کہ جو کلام مقدس سے روزانہ پڑھیں دلوں پر نقش ہو جاوے مطلب یہ ہے کہ ہر کام میں بلا عذر دعا مانگ سکتے ہیں۔

(۳) **دعا کس کی سنی جاتی ہے**۔ ایماندار کی سُنی جاتی ہے۔ مرقس ۱۱: ۲۳-۲۴۔ خداوند پر ایمان رکھنے سے سب کچھ کر سکوگے۔ یوحنا ۱۵: ۷ جو چاہو مانگو وہ ملیگا۔ متی ۱۰: ۳۲-۳۳۔ جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کریگا میں اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اُس کا اقرار کرونگا مگر جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کریگا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اس کا انکار کرونگا۔

دعا ہی خدا کے تخت کے پاس مسیح کے وسیلے ہم کو لے جاتی ہے اور ہر طرح کی روحانی برکات ہر دو جہان میں دعا سے حاصل کرتی ہیں۔ پولس رسول نے اس بارے میں تجربہ کیا ہے فلپیوں ۱: ۲۱ کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح اور مرنا نفع۔ کاشکہ ہم سب مسیحیوں کا تجربہ رسول کا تجربہ ہو۔ راقم۔ جان سُندر سنگھ

کیا مسیحی مذہب عالمگیر ہے؟

اس سوال کا صحیح اور معقول جواب دینا ہم اپنا فرض کل اور موجب ثواب جانتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی ضروری سوال ہے۔ کیونکہ مسیحی مذہب نے عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور انسان مذہبی شخص ہے اور انسانیت کا یہ خاصہ ہے کہ وہ تحقیق کو بلا تعصب و طرفداری کام میں لاوے۔ مسیحی مذہب کہتا ہے کہ ساری باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو۔ ہم ایک اعتراض کا جواب لکھنے بیٹھے ہیں اور معترض کی مشکل کا حل تیار کرنے کے لئے اپنی قلم کو حرکت دیتے ہیں۔ معترض کہتا ہے کہ مسیحی قومی مذہب ہے اور کہ یسوع ناصری محض قوم اسرائیل ہی کی ہدایت و تلقین کے لئے خدا کی طرف سے بھیجے گئے۔ اور بیں اور المسیح کا وہ قول بطور سند پیش کرتے ہیں جو انجیل متی ۱۰: ۵-۶ و ۱۵: ۲۴ آیات میں ہے کہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑ کے سوا کسی کے پاس نہ جانا اور نہ کسی سامریوں کے گاؤں میں داخل ہونا۔ کیونکہ میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑ کے سوا کسی کے پاس بھیجا نہیں

گیا۔ جو لوگ مسیحی دین کی صحیح اور گہری واقفیت سے ناآشنا ہیں اور بائبل دانی کا دائرہ صرف اعتراض کی غرض تک محدود رکھتے ہیں۔ اُن کے نزدیک یہ اعتراض بڑا وزن دار اور معقول ہے اور جن اہل فکر اور ارباب عقل اور دانش دوست لوگوں نے بائبل کے ہر مضمون کے سیاق و سباق اور عظیم الشان حقائق پر غور و فکر سے کام لیا ہے وہ یسوع مسیح کے اقوال اور منشا کا بخوبی مطلب سمجھ سکتے ہیں کہ وہ محض قوم یہود ہی کو نجات دینے کے لئے نہیں آیا بلکہ وہ سارے جہان کے لوگوں کا نجات دہندہ ہے۔ اس نے اپنے رسولوں کو پہلے یہودی قوم کے پاس اس لئے بھیجا کہ وہ قوم تمام بنی آدم کے لئے نجات کا وسیلہ مقرر کی گئی۔ آپ نجات کے کام کو پورا کرنے کے بعد مسیح نے اپنے حواریوں کو یہ حکم دیا کہ تمام خلقت کے سامنے انجیل کی منادی کرو مرقس ۱۶: ۱۵۔ اور نیز یہ بھی کہ تم ساری قوموں کو جا کر میرے شاگرد بناؤ متی ۲۸: ۱۹ اور دنیا کے انتہا تک میرے گواہ ہوگے اعمال ۱: ۸ جب ایک رومی صوبہ دار کے خادم کو مسیح نے اچھا کیا تو صوبہ دار کے ایمان کی تعریف کے ساتھ المسیح کے وہ سنہری الفاظ کیا ہی پُر مطلب ہیں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت کی ضیافت میں شریک ہونگے متی ۸: ۱۱۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام اقوام عالم بنی اسرائیل کے ساتھ نجات کی برکت میں شامل ہونگی اس میں کچھ شک نہیں کہ اسرائیل کا ایک بڑا حصہ اس نجات سے محروم رہ گیا جس کا وعدہ اُن کے باپ دادوں سے کیا گیا تھا اور حواری پہلے یہودی امت کے پاس تو بھیجے گئے مگر جب اُن میں سے بہتوں نے سرکشی اختیار کی تب وہ روح القدس سے الہام پاکر غیر اقوام کے پاس نجات کا پیغام لے گئے جیسا کہ نبوت میں لکھا گیا تھا یسعیاہ ۴۹: ۶ بمقابلہ اعمال ۱۳: ۴۷ اور خدا کا تاکستان اوروں کے حوالے کیا گیا۔ یسعیاہ ۵: ۱-۶ مرقس ۱۲: ۱-۹ پہلے پہل ایک رومی صوبہ دار قرنیلیس نامی قیصریہ کے فوجی افسر کے گھر میں پطرس حواری کی معرفت خدا کی رحمت ازلی کا دروازہ کھول دیا گیا اور جب یروشلم کے یہودی مسیحیوں نے اعتراض کیا تو پطرس نے جواب دیا کہ میرا جانا وہاں الہام سے ہوا۔ اعمال ۱۰ باب اور مقدس پولوس کا قول ہے کہ میں مسیح کی بے قیاس دولت (نجات) کی خوشخبری غیر اقوام میں دینے کے لئے مقرر ہوا ہوں۔ افسیوں ۳: ۸-۹ اسی سبب سے مسیحی مذہب کنعان کی سرزمین سے نکلکر دنیا کے میدان کارزار میں نکلا اور روح القدس کی تلوار سے دنیا کی جہالت اور بطالت کو مٹاتا ہوا عنقریب سارے عالم میں پھیل گیا اور تقریباً تمام دنیا کی مہذب اقوام کا دستور العمل بن گیا۔

کیونکہ دنیا کے عقلمند اور مہذب لوگوں کے نزدیک مسیحی مذہب ہی بنی نوع انسان کی تمام ضروری اور روحانی حاجات رفع کرنے کے قابل سمجھا گیا اور جس جگہ ہنوز مسیحیت کا مبارک قدم نہیں پڑا وہاں کی حالت اب تک افسوسناک ہے اور المسیح کا یہ قول کہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑ کے سوا میں کسی کے پاس نہ جاؤنگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہودی قوم کو خدا نے تمام بنی آدم کی نجات کا باعث ٹھہرایا۔ اس لئے خدا نے اُنکو پہلے ہی مخصوص اور برگزیدہ کیا۔ چنانچہ اس نے ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب سے یہ قیمتی وعدہ کیا کہ ان کی نسل سے دنیا کا نجات دہندہ پیدا ہوگا اور اس یعنی بنی اسرائیل سے دنیا کے تمام گھرانے برکت پائینگے اور تمام قبیلوں سے تمام بنی آدم مراد ہیں اور اُن قیمتی وعدوں سے عالمگیر نجات مراد ہے۔ چنانچہ قوم اسرائیل ہی کو خدا نے نبوت اور الہام کے منصب اور مراتب پر ممتاز کیا اور صدہا برس تک اس نجات کے پیغام کے لئے تربیت پذیر ہونے کا اور جب وقت پورا ہوا تب وہ عالمگیر نجات دہندہ ان ہی میں ظاہر ہوا گلتیوں ۴: ۴ اور یہ ضرور تھا کہ جس کے وسیلے خدا دنیا کو اپنی قیمتی ضیافت اور نجات میں شریک کرنا چاہتا تھا وہ پہلے بلائے جاتے لیکن عذر ہوتے اور بعد میں وہ لوگ جو اجنبی اور کھیتوں کی باڑوں سے بازاروں اور گلیوں میں آوارہ پھرتے تھے بلائے جاتے جیسا کہ لوقا ۱۴: ۲۲ میں یسوع مسیح نے فرمایا کہ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانے کی نہیں مجھے اُن کا لانا بھی ضرور ہے اور وہ میری آواز سنینگی پھر ایک گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا یوحنا ۱۰: ۱۶ اور بچوں کی میز کے ٹکڑوں سے یہی مطلب ہے کہ غیر اقوام بھی اس نجات میں حصہ دار ہیں اور وہ بھی زندگی کی روٹی سے پرورش پائینگے۔ اور اسی نجات کی خبر کتب سماویہ سابقہ میں بوضاحت دی گئی یسعیاہ ۲: ۱-۴ کہ ساری قومیں یعقوب کے خدا کی طرف متوجہ ہونگی اور ۲۲ زبور میں روح القدس کی معرفت یوں کہا گیا ہے کہ ساری قومیں اُسکی بندگی کرینگی اور ضرور تھا کہ اسرائیل پہلے خدا کی روشنی میں بیٹھے اور بعد میں غیر اقوام۔ کیونکہ یہودی قوم بڑا بیٹا اور اپنی فرمانبرداری پر فاخر اور مسرف بیٹا اپنی نادانی اور سرکشی پر نادم تھا تو بھی باپ کے گھر میں قبولیت میں مساوی اور ہم رتبہ گنے گئے لوقا ۱۵: ۱۱-۳۲ کیونکہ خدا کے ہاں کسی کی طرفداری نہیں ہے رومیوں ۲: ۲۵-۳۰ اعمال ۱۰: ۳۵-۳۶ اعمال ۱۳: ۴۶ البتہ بنی اسرائیل کو غیر اقوام پر یہ تو فوقیت حاصل تھی کہ وہ خدا کے کلام کے امانت دار تھے۔ رومیوں ۳: ۱ و ۹: ۴-۵ اور یسوع ناصری کے دعویٰ ایسے عجیب اور نقارے کی چوٹ کے تھے کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر نجات پا نہیں سکتا یوحنا ۱۴: ۶ متی ۱۱: ۲۸ اور پھر یہ کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا یوحنا ۳: ۱۶ اور جہان سے مراد سارا عالم ہے اور لفظ عالم مشتق ہے علم سے یعنی کل جو خدا تعالےٰ کے علم میں وہ عالم میں شمار ہوتے ہیں اور عالم سے مراد تمام موجودات ہے اور خلقت سے مراد تمام عالم حادث۔ لہٰذا یسوع مسیح خدا کی عالمگیر نجات ہے اور مسیحی مذہب اس نجات کا کامل اشتہار ہے اور وہ یہ ہے کہ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور بچائے۔ لوقا ۱۹: ۱۰ فقط۔

پادری بٹا مل۔

حال ہی میں ایک عورت کی شادی ہوئی ہے جو دس سے زیادہ زبانیں جانتی ہے (زنیدہ اما





"تم ڈالیاں ہو"

جب خداوند یسوع مسیح اپنی خدمت کو ختم کر چکا اور شاگردوں کو اپنے موت اور آسمان پر جانے کی نسبت بتا چکا تو شاگرد نہایت ہی غمگین حالت میں تھے۔ اس لئے کہ وہ ابھی تک اس بھید سے ناواقف تھے۔ گو عرصہ ساڑھے تین سال تک وہ خداوند کے ساتھ رہے مگر وہ اس عرصہ میں اصل حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ اپنے استاد کی جدائی سے نہایت حیران و شکستہ دل ہوئے۔ اُس وقت وہ اُن کو حوصلہ افزائی اور تسلی آمیز الفاظ میں یوں تسلی دیتا ہے۔ "میں انگور کا حقیقی درخت ہوں اور تم ڈالیاں ہو۔" انگوروں اور ڈالیوں کی تمثیل اکثر اوقات آپ نے مقدس یوحنا پندرھواں باب میں پڑھی ہوگی۔ میں آپ کی توجہ اس باب کی پانچویں آیت پر مبذول کرواتا ہوں کہ "میں انگور کا حقیقی درخت ہوں تم ڈالیاں ہو۔" خاصکر تم ڈالیاں ہو کی طرف۔

تجربات و مشاہدات سے عیاں و ثابت ہے کہ ڈالی درخت ہی کی وجہ سے جیتی اور بڑھتی اور پھل لاتی ہے۔ سوائے اُسکے ڈالی کی اور کوئی ذریعہ نہیں کہ جڑ سے رس اور خوراک حاصل کرے۔ اگر ڈالی درخت سے کاٹ دی جائے تو ماندگی اور خشکی کی حالت میں دور پھینکی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جلانے کے کام آتی ہے یہ اس ڈالی کا حال ہے جو پھل نہیں لاتی۔ مگر باثمر ڈالی کو درخت سے جدا نہیں کیا جاتا۔ اس لئے وہ اُن کو کہتا ہے کہ "میں انگور کا حقیقی درخت ہوں۔ تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے میں اُس میں بہت پھل پیدا کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔" میں یہ بتا چکا ہوں کہ ڈالی کا کام صرف جڑ سے رس اور خوراک حاصل کر کے زندگی حاصل کرتا ہے۔ اب ہم ڈالی کی اس زندگی پر کہ ڈالی کس طرح زندگی بسر کرتی ہے۔ غور کرینگے۔

(۱) ڈالی کی زندگی احتیاج مطلق کی زندگی ہے۔

ذرا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ڈالی پاس اپنا کچھ بھی نہیں وہ ہر ایک بات میں درخت کی محتاج ہے۔ لفظ احتیاجِ مطلق بڑا عجیب و وسیع اور بیش قیمت ہے علم الٰہیات کا ایک مصنف اس اصول کو یوں مرقوم کرتا ہے کہ ہم خدا کے محتاج مطلق ہیں۔

چونکہ ڈالی کامل طور پر درخت کی محتاج ہے۔ کام تو درخت کرتا ہے اور مزے ڈالی اُڑاتی ہے۔ اسی طرح اگر ہم بھی کامل طور پر محتاج مطلق بننا سیکھ جائیں اور خدا کے محتاج رہیں تو اعلےٰ زندگی پائینگے۔ درخت جو کچھ خوراک زمین کے اندر سے حاصل کرتا ہے وہ ایک قسم کا رس بنجاتی ہے جس سے پھل پیدا ہوتا ہے۔ کام تو درخت کرتا ہے اور ڈالی صرف رس لیتی ہے۔ اس لئے ڈالیاں درخت کی محتاج ہیں۔ جو کچھ وہ دے زندگی کے لئے قبول کرتی ہیں۔ مسیح جو انگور کا حقیقی درخت ہے کیا ہمارا مسیح سے وہی تعلق ہے جو درخت کا ڈالی سے ہے؟ کیا میرے تمام کام کی ذمہ داری اسی پر ہے؟

اب ہم اس بات پر غور کرینگے کہ مسیح اس احتیاج کو پورا کرتا ہے۔ اسکے جواب میں پڑھیں اعمال ۲: ۱-۴، اُس روح کے وسیلے سے جسکا اُس نے ہم سے وعدہ کیا تھا وہ ہم کو یہ روح گاہے ماہے نہیں دیتا بلکہ ہر روز ساعت بساعت بلا توقف دیتا ہے۔ یاد رہے کہ جس طرح درخت ڈالی کو ہر روز تر و تازہ و قائم رکھتا ہے اسی طرح خداوند یسوع مسیح بھی ساعت بساعت اپنے حضور سے ہماری احتیاج مطلق کو پورا کرتا ہے۔

(۲) ڈالی کی زندگی احتیاج مطلق کی زندگی ہی نہیں بلکہ امن و چین کی زندگی ہے۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر غور کریں کہ ڈالی جب درخت سے نکلتی ہے تو کئی سال تک درخت سے قائم رہتی ہے۔ درخت کو اُسکی زندگی کی فکر ہوتی ہے مگر ڈالی کو کوئی فکر نہیں ہوتی۔ جب درخت ڈالی میں اپنا رس ڈالتا ہے تو پتے اور شگوفے نکلتے ہیں گرمیوں اور سردیوں میں بھی اس کو درخت پر ہی توکل ہوتا ہے کہ وہ مجھے ترو تازہ رکھنے کے لئے تری دیگا۔ جب پھلدار ہوتی ہے تو اُسکو ذرا اندیشہ نہیں کہ پھل اچھا ہے کہ نہیں تصور تو درخت ہی کا تصور کیا جائیگا۔

میرے دوستو! جب ہم بھی اس زندہ انگور کے درخت یسوع مسیح کے سچی ڈالیاں ہونگے تو اُس میں آرام سے رہینگے۔ ہمیں کوئی فکر اندیشہ نہیں ہوگا بلکہ بڑے امن سے گذران کرینگے۔ جس طرح ڈالی اگر درخت میں قائم ہوتی ہے تو اُسکو کسی فکر و اندیشہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(۳) ڈالی کی زندگی رفاقت کی زندگی ہے۔

اس وسیع اور پُرمعنی لفظ پر جو مسیح نے استعمال کیا غور کرینگے کہ "قائم رہو" یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ جیسے ڈالی درخت میں ہر دم قائم رہتی ہے اور اس کا درخت کے ساتھ مضبوط تعلق ہوتا ہے وہ بغیر درخت کے تعلق کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب ہم ڈالیاں ہیں تو ہمارا تعلق بھی اس زندہ انگور کے درخت کے ساتھ ڈالی کا سا ہونا چاہئے۔ شاید آپ کو یاد ہوگا کہ یہ تعلق ایک چیز سے جس کا ذکر میں نے پہلے کیا تھا یعنی روح سے قائم رہ سکتا ہے۔ روح ہم کو مسیح سے وابستہ کر دیتی ہے۔

اس رفاقت کی زندگی کا ہماری زندگی سے کیا تعلق ہے؟ اس سے مراد مسیح کے ساتھ خلوت دعا میں رفاقت رکھنا ہے۔

بہت سے مسیحی اعلےٰ رفاقت کے بڑے خواہاں ہونگے ان کو مسیح کے ساتھ روزانہ زندگی میں ذاتی اور گہری رفاقت رکھنا بڑا ضروری امر ہے۔ وہ اس سے ذرا الگ ہونا نہیں چاہتے۔ اگر ہمارا تعلق بھی مسیح کے ساتھ ہو تو زمین اور آسمان میں کوئی چیز بھی نہیں جو ہم کو مسیح سے جدا کر سکے۔

(۴) ڈالی کی زندگی تسلیم مطلق کی زندگی ہے

زندگی پر بھی غور کریں۔ تسلیم مطلق ایک بے پایاں اور عجیب پُرتاثیر لفظ ہے۔ ہم اس کے معنے بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔

تسلیم مطلق کیا ہے؟ تسلیم مطلق اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہے۔ ہر ایک چیز کسی خاص مدعا و منصب اور خدمت کے لئے مخصوص ہوتی ہے بقیہ

میرے ہاتھ میں یہ قلم ہے جو لکھنے کے لئے مخصوص ہے اگر میں اس سے بخوبی لکھنا چاہوں تو ضرور ہے کہ یہ کلیۃً طور پر میرے ہاتھ کے سپرد ہو۔ مسیح بھی یہی چاہتا ہے۔ اُسے بھی ایسے تسلیم مطلق کی ضرورت ہے۔ زندہ انگور کا درخت ہر روز ہر ساعت ہم میں اپنا کام کرنا چاہتا ہے۔

میرے بزرگو اور ہم خدمتو۔ مسیح نے درست کہا ہے کہ انگور کا درخت میں ہوں اور تم ڈالیاں ہو۔ دوسرے لفظوں میں زندہ خدا جس نے اپنے آپ کو کامل طور پر تمہارے سپرد کر دیا۔ وہ انگور کا درخت ہے وہ کہتا ہے مجھ پر توکل رکھو۔ آپ ذرا اپنے دلوں پر غور کریں۔ کیا ہم مضبوط اور سرسبز ڈالیاں ہیں؟ مسیح کے ساتھ بخوبی پیوستہ ہیں؟

سُنئے وہ کیا فرماتا ہے۔ "میں انگور کا درخت ہوں۔ میں تمہیں قبول کرونگا۔ میں تمہیں قوت بخشونگا میں تمہیں اپنے روح سے بھر دونگا۔ میں درخت انگور نے تمہیں ڈالیاں بنانے کے لئے لیا ہے تا کہ تم مجھ میں قائم رہو اور بہت پھل لاؤ۔"

اللہ دتا گھٹیالوی

ضرورت

ایک تجربہ کار شادی شدہ بی۔ وی یا ایس۔ وی کی ایک گورنمنٹ ایڈڈ سکول کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں مع نقول اسناد بنام پادری ٹی ساکی رڈل صاحب بمقام گوجرہ روانہ کریں۔

نومبر میں تیار

سکرپچر ٹیکسٹ کیلنڈر ۱۹۲۸ء
ہندی اور رومن اُردو
مجوسیوں کی رنگین تصویر کے ساتھ
قیمت چار آنے

نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی ۱۸ کلائیو روڈ الہ آباد سے طلب کیجئے۔

انسان کے دل کا بیان

گزشتہ سے پیوستہ

اے ناظرین اپنے دلوں میں غور کر کے پہچانیں کہ وہ کس کے لوگ ہیں۔ خاص کر میری التجا اپنے مخلصوں اور ہم سنوں سے ہے کہ دنیا کی عیش و عشرت کو ترک کر دو اور خداوند مسیح عالم کی پلٹن میں بھرتی ہو کر نیک چلنی اور حمیت قومی کے اور دیگر اپنے بھائیوں کو جو غفلت میں سو رہے ہیں بیدار کریں اُن کو کہیں کہ آؤ زندگی کے سوتوں کی طرف چلیں کہ یہ دنیا فانی و چند روزہ ہے اور اسکے پر تکلف آرام اور سامان بھی چار دن کے مہمان ہیں یہ ہمارا فرض ہو بلکہ ہم پیدا ہی اس لئے ہوئے ہیں۔

سخت افسوس ہے کہ کلیسیا میں قومیت کا فخر کیا جاتا ہے اور میں خود بھی اپنے معزز واعظ کا ہم پلہ ہوتے ہوئے نعرۂ افسردگی میں کہتا ہوں کہ افسوس صد افسوس اپنے ایسے فخر کرنے پر۔ اسکے برعکس ہمارا فخر خداوند مسیح کی صلیب ہونا چاہئے نہ کہ قومیت پر کیونکہ مسیح میں سب ایک ہیں خواہ یہودی ہوں یا یونانی ایسی باتوں سے صاف عیاں ہے کہ ہمارے مرکزی مقام یعنی دل پر خداوند کی محبت کی حکومت نہیں بلکہ کسی غیر کی ہے۔

عزیزو دل کو سدھارنے کے لئے زبانی جمع خرچ کافی و شافی نہیں ہے بلکہ دل سدھارنے کے لئے مسیحی ایمان چاہئے کیونکہ وہ ایمان خدا کی بخشش اور مسیح کی صلیبی موت کی تاثیر جو کہ بوسیلہ ایمان مومن میں اثر کرتی ہے۔ دل کی بنجر زمینیں سرسبز ہو جاتی ہیں اور مسیح خداوند کی قیامت کی تاثیر سے دل میں ایسی تازگی اور قوت اور روشنی آجاتی ہے کہ مسیحی مومن بدی پر اور دنیا و نفس و شیطان پر غالب آتا اور فتح پاتا ہے اور خدا کا مقرب اور ساتھ ساتھ چلنے والا ہو جاتا ہے اور دنیوی دکھ اور تکالیف اور آرام میں خدا کی مرضی کا مطیع ہو کر اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور چونکہ یہ بڑی نعمت ہے جسکے سب محتاج ہیں اسلئے ہم کو چاہئے کہ ہم اسکو حاصل کریں آمین ثم آمین

لکھا مل پرچر

حقیقت کی سیڑھی

معزز ناظرین پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک خدا کے طالب دوسرے خدا کے مخالف۔ ایک صاحب عقل دوسرے بے عقل چنانچہ انجیل مقدس میں مرقوم ہے کہ اپنے موتی سوروں کے آگے مت ڈالو لیکن میں یہ بیان کرنا واجب جانتا ہوں کہ سور کوئی جانور ہی نہیں بلکہ سور خیال کے انسان بھی ہیں اور خاص کر آیت بالا میں انسانوں سے خطاب کرتی ہے۔ خاص کر وہ کون لوگ ہیں؟ وہی جو حق کی آواز کو برا جانتے ہیں۔ اب خیال کرنا ہے کہ اگر ہم سوروں کو بھی چیزیں انکو نہ دیجئے یا اُن سے نفرت و کینہ رکھیں گے تو وہ کس طرح ہمارے باپ خداوند کی حمد کرینگے؟ پیارے بھائیو دوستو آپ کو یاد دلانا ضروری نہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آپ کا بھی یہی ایمان ہے کہ خدا نے کسی کو حرام اور ناپاک پیدا نہیں کیا۔ اگر آپ کا یہی ایمان ہے تو آؤ ہم کوشش کریں اور ایک دوسرے کو جس طرح کہ جھوٹے مارے ہوئے کو چار آدمی چارپائی پر اٹھا کر مسیح کے پاس لائے تھے دیسے ہم انہیں مسیح کے پاس لانے کی کوشش کریں۔ انجیل مقدس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک اپنی نہیں بلکہ دوسرے کی بہتری چاہے۔ اِن چار شخصوں نے کس قدر تکلیفیں اٹھائیں کہ چھت کو بھی چھید دیا اور جھولے مارے ہوئے کو مسیح کے قدموں تک پہنچا دیا کیا اچھی ہمدردی و محبت ہے۔ باقی میں تمام مسیحی دوستوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ آپ دنیا میں بڑے نہ بنو۔ بلکہ اس بات کو مدنظر رکھو کہ ہم دنیا میں خدمت لینے کے لئے نہیں آئے بلکہ خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں پولوس رسول نے کہا کہ سونا چاندی تو میرے پاس ہے نہیں جو میرے پاس ہے وہ میں دیئے دیتا ہوں کہ مسیح ناصری کے نام سے اٹھ اور چل پھر دیکھو یہ سب باتیں خدا باپ کے جلال کے لئے ہیں اور ایسے سوال اٹھانے سے گریز کریں ...

بیجتے ہیں کہ انجیل مقدس میں خداوند مسیح کا دوسرا حکم یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر۔ پس دنیا میں جتنے بنی نوع انسان ہیں سب ہمارے پڑوسی ہیں۔

مسیح نے یعنہ کی قبر پر جا کر دعا کی ۔صلیب پر دعا کی کہ تو ان کو معاف کر ۔اگر آپ لوگوں کے دل میں خدا کی سکونت نہیں ہے تو ایسا کرنے میں دریغ نہ کریگے کیونکہ لکھا ہے کہ خدا محبت ہے اور جس کے دل میں محبت نہیں اُس میں خدا نہیں ۔اب ہم کیا کریں جس سے خدا ہم میں سکونت کرے اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت ہمدردی کرنے والے ہوں اور ایک دوسرے کی مدد کریں جس سے ہمارے خدا باپ کی بڑائی ہو ہم سب ملکر ہمیشہ ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کریں جیسے پطرس کے لئے کلیسیا ایک جگہ ایک دل و ایک ایمان سے دعا کرتی تھی کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ ہم سب ایک جسم ہیں ۔اسی طرح ہم سب کو مناسب ہے کہ خداوند کے لئے روپیہ اور دعا کی مدد سے غریب مسیحی اور غیر مسیحیوں کو شیطان کی حکومت سے چھڑوا کر سچائی کی ابدی بادشاہی کے لئے تیار کریں اور خود بھی بچنے کے لئے ہوشیار رہیں ۔متی ۵:۳ میں لکھا ہے کہ مبارک وہ ہیں جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے ۔مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے۔

ہمارا دل اس وقت پاک رہ سکتا ہے جب ہم دعا کرنے والے ہوں ۔یہی وسیلہ خدا یا مسیح تک پہنچانے کا ہے کہ ہم جان سے عاجزی کے ساتھ پاک دل اور خالص نیت سے دعا کیا کریں۔

آپ کا دعاگو ۔بشیر الدین ۔پشاور۔

میری حضوری تیرے ساتھ جاویگی

گزشتہ سے پیوستہ

اس کلیسیا کے سامنے یہ بات تھی کہ بادل کا ستون خیمے کے سامنے موجود ہوتا تھا ۔اسی طرح خیال کریں کہ خداوند ہم میں رہتا ہے جیسے کہ سلیمان کی ہیکل کو خداوند کی حضوری نے بھر دیا ۔اکاون زبور کی پہلی آیت میں یوں لکھا ہے کہ اپنا روح مجھ میں سے نہ نکال۔

پھر پولوس رسول کہتا ہے (کہ تم خدا کا مقدس ہو) خدا کو نہ نکالو۔

وہ خاندانی عبادت میں بھی ضرور حاضر ہوتا ہے جب ہم اپنے بچوں کے ساتھ اُس کے حضور بیٹھے کے اُسکی حمد و ثنا کرتے ہیں اور دعا کے بعد (آمین) کہتے ہیں اور وہ اس آواز کو سنتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

اس حضوری سے ہم کو کیا فائدہ ہے کیا یہ بے فائدہ ہے ۔نہیں بلکہ خدا نہ صرف اس تاریک دُنیا میں ہماری رہبری ہی کرتا ہے بلکہ وہ ہم کو پھسلنے سے بھی بچاتا ہے بلکہ وہ ہماری رفتار کو بھی جو کہ اس زمانے میں ٹیڑھی ہے درست کرتا ہے

یسعیاہ ۴۰ باب ۲۹ آیت میں یوں کہتا ہے کہ وہ تھکے ہوؤں کو زور دیتا ہے

جو خدا کو دیکھتے ہیں وہ ہرگز تھک نہ جاوینگے۔ بلکہ خداوند اُن کو قوت دیتا ہے ۔جب ہم گرنے کو ہوتے ہیں تو اُس کا قوی ہاتھ ہمارے سہارے کے لئے موجود ہوتا ہے اور ہمارا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں ہوتا ہے ۔طرح طرح کے خطرے ہمارے سامنے ہوتے ہیں ۔تب خداوند ہماری مدد کو موجود ہوتا ہے۔

وہ ابراہام کو کہتا ہے کہ مت ڈر میں تیرے ساتھ ہوں۔

یعقوب کو خداوند نے تسلی دی کہ جا میں تیرے ساتھ ہوں ۔نہ ڈر ۔لال سمندر پہ خداوند نے

اسرائیل کو غلبہ دے دیا۔

موسےٰ کو خداوند نے قوت اور تسلی دی کہ جا میں تیری زبان کے بھی ساتھ ہوں۔

آخر میں میری دعا ہے کہ تمام میرے بزرگ جو جا بجا رہتے ہیں ۔وہ اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر خداوند سے ہمارے سکول بورڈنگ اور خاصکر ہمارے عیسائی نوجوانوں کے لئے خداوند سے دعا کریں کہ یہ نوجوان جس طرح دنیاوی پہچان میں بڑھ رہے ہیں اسی طرح خداوند کی پہچان میں بھی خاص طور پر بڑھیں ۔(آمین)

خاکسار ۔ایس ۔ایم ۔والٹر منتظر

پنجاب کا محکمہ ماہی گیری

گزشتہ سے پیوستہ

ضلع کانگڑہ کے چودھریوں کو انعامات

ضلع کانگڑہ کے چودھریوں کو محکمہ ماہی گیری کے ساتھ اشتراک عمل کے صلہ میں ۳۵۰ روپے بطور انعامات تقسیم کئے گئے ہیں ۔ان چودھریوں نے لائسنسداروں میں اضافہ کیا اور جو لوگ خلاف ضوابط مچھلیاں پکڑتے ان کی رپورٹ کرتے ۔ضلع کانگڑہ کے سوا دیگر تمام اضلاع میں مچھلیوں کا شکار درجۂ اوسط سے زیادہ رہا ۔کانگڑہ میں ابرش یکایک بند ہو جانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ تمام بڑی مچھلیاں ندیوں سے بڑے دریا میں چلی گئیں ۔جہاں شکار کی حالت اچھی رہی اور ایک مہاسیر مچھلی پکڑی گئی جسکا وزن ۴۹ پونڈ تھا۔

ضوابط ماہی گیری کی خلاف ورزی

سال زیر ریویو میں ضوابط ماہی گیری کی خلاف ورزیوں کی ساہا ہی گذشتہ سے زیادہ رہی ۔اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ اب کی بار پہرہ داروں نے نگہبانی کا کام اچھی طرح کیا ۔جو لوگ اس بارہ میں محکمہ ہذا کی امداد کرتے ہیں اور مجرموں کا سراغ لگاتے ہیں ۔انہیں مالی امداد اور سندیں دی جاتی ہیں ۔ضلع کانگڑہ میں ایسی وارداتیں بھی ہوئیں جن میں مچھلیوں کو ڈینامیٹ اور زہر

۴۴ سے تلف کیا گیا ۔اس سلسلہ میں دو پٹھان مزدوروں کو سزائیں دی گئیں اور زبردست پہرہ لگا دیا گیا جس سے یہ خرابی دور ہو گئی ۔مچھلیوں کی پرورش کے آبی قطعوں کی حالت اطمینان بخش ہے ۔(باقی آئندہ)



اُردو ٹریکٹ اور ہینڈبل

(یاد رہے کہ ایک سو سے کم ان میں سے کوئی نہ ملیگا)

الرشید کی پوشاک ۔ اس آیت کی تشریح کہ بغیر خون بہائے معافی نہیں صفحہ ۸ فی ہزار ۲ روپیہ

نیک نیتی کا کھیت (بچوں کے لئے) اس آیت کی تشریح کہ آدمی جو بوتا ہے سو کاٹیگا صفحہ ۴ فی ہزار ایک روپیہ اور فی صد ۲؎

سب سے طاقتور کی تلاش ۔ خدا کی محبت ہمیں دنیا اور شیطان کے پنجے سے رہائی دلانے کو کافی ہے صفحہ ۴ فی ہزار ایک روپیہ اور فیصد ۲؎

عجیب رستہ ۔ اس بیان میں ایک کہانی کہ وہ دروازہ تنگ ہے جو زندگی کو جاتا ہے۔

قرآن میں دو رستے ۔ کس طرح ایک مسلمان مسیحی ہو جاتا ہے ۔ دونوں میں فرق ۔ اس ٹریکٹ میں تنگ اور کشادہ دو رستوں کا بیان ہے صفحہ ۸ فی ہزار ۲ روپیہ اور فی صد ۴؎۔

مچھلی جو بہت دور نکل گئی (بچوں کے لئے) ایک دلچسپ کہانی صفحہ ۲ فی ہزار ۸؎ اور فیصد ۱؎

فالگیر اور گلے کا ہار (عورتوں کے لئے) ایک بیوقوف عورت کی کہانی جس نے فالگیر کا اعتبار کیا اور ایک قیمتی ہار اس کے حوالے کیا یہ بیان درج ہے۔ صفحہ ۴ فی ہزار ایک روپیہ اور فی صد ۲؎

منبع اور ندی ۔ (لڑکیوں کے لئے) مسیح کی قربانی کے بیان میں صفحہ ۴ فی ہزار ایک روپیہ اور فیصد ۲؎

المخلوق کا انتقام خون ۔ نسل انسانی اور خدا کے درمیان روحانی جنگ کے متعلق ایک داستان صفحہ ۸ فی ہزار دو روپیہ اور فی صد ۴؎

(نوٹ ۔ **حقیقی دوست** کی قیمت صرف ایک آنہ ہے ۔ نوٹ کرلیں)

المشتہر ۔

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ یوئنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے سو برس سے جاری ہے ۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے ۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے ۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر ۔ مثلاً میز کرسی ۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ جن رکشا ۱۱۰؎ ہے السٹک اور بیرو کوٹول عہ سے صہ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مجرب علاج ۱۳/۶

دمہ کا قطعیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر ۔ نیا ہو یا پرانا قطعیہ دوا ہے دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے ۔ قیمت عہ

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ تیہ ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے ۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے ۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲؎)

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصل حالت پر آ جاتی ہے ۔ نہایت مجرب گولیاں ہیں ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۔

المشتہر

ڈاکٹر اے ۔ این ۔ اوبیڈیا ۔ خورجہ ضلع بلند شہر

ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ ادھیڑ آدمیوں کے لئے کھودنے کا مشغلہ بہت اچھا ہے۔

براہین نیرہ ۳/؎

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعوی تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ جواب ہے جس میں تاریخی لاثانی اور لاجواب براہین قاطع سے ان کے تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے اور ان کی تمام غلط فہمیوں اور ان کے اوہام باطلہ اور الزامات خود ... کی قابل دید تردید کی گئی ہے ۔ اگر آپ بھی مبشر ہیں یا پادری ہیں اور ... سے عموماً مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہو تو نہ صرف خود اس رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اسکی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام ... کو بھی اس ضروری ہتھیار سے مسلح کر دیں جو کہ آپ صاحبان کی موقع پر کامل دستگیری کریگا ۔ کتابت ۔ طباعت دیدہ زیب کاغذ سفید چکنا قیمت ۳؎ بیع محصولڈاک ہر ۔ بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہونے پر اس کی ایک جلد آپکو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی۔

مکافات عمل ۔ شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی ... اور دل ہلا دینے والی داستان بطرز ناول ۔ عبارت کی شستگی فصاحت و رنگینی مضمون کی دلچسپی بطرز ادا اور محاکات کی خوبی دیدنی ہے ایک بار پڑھنے سے آپ کی ... ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی جلد ۱۲؎ علاوہ محصولڈاک ۲؎

ملنے کا پتہ ۔ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ ۔ پی ۔ ایل ۔ ایل اینڈ ایل ۔ ایم ۔ بی قصور ۔ کوٹ پیرانوالہ ضلع لاہور

پادری ایچ ۔ اے ۔ وائل صاحب ۔ ایس ۔ ٹی ۔ ایم مینیجر نور افشاں ایجرٹن روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔